149085 - بیوی کے متعلق شك ہوا تو بیوی کو آزمانے کے لیے اجنبی بن کر ٹیلی فون پر بات چیت کی

سوال

میں خلیجی ممالك میں ملازمت کرتا ہوں اور میری بیوی ایك ایشائی ملك میں رہتی ہے، مجھے شك تھا کہ ہو سکتا ہے میری بیوی میری غیر موجودگی میں کسی دوسرے سے تعلقات رکھتی ہو، اس لیے میں نے اجنبی بن کر اور نام تبدیل کر کے بیوی کو ٹیلی فون کیا اور اس سے بات چیت کی وہ یہی سمجھتی رہی کہ میں کوئی اور شخص ہوں.
میں نے اس سے بات چیت کرتے ہوئے یہی معلوم کیا کیونکہ کچھ مخصوص امور میں بات چیت بھی کی تھی حتی کہ میں نے کوشش کی کہ وہ کچھ گناہ کا بھی ارتکاب کرے، بالآخر بات چیت کا نتیجہ یہی نکلا کہ وہ بری ہے، اور اللہ کا خوف رکھنی والی عورت ہے.
اس سے میرے دل کو سکون ہوا، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میں نے اس سے نام بدل کر جو بات چیت کی ہے کہیں وہ گناہ کا باعث تو نہیں ہے ؟
ـ کیونکہ میں نے اس کے اعتقاد بنا دیا تھا کہ جس سے وہ بات چیت کر رہی ہے وہ اس کا خاوند نہیں بلکہ ایك اجنبی شخص ہے، تو کیا اس طرح میں نے اسے مخصوص امور میں بات چیت کرنے پر ابھارنے میں گناہ کا ارتکاب تو نہیں کیا، حالانکہ کوئی اور شخص نہیں تھا ؟
ـ کیا میرا اپنے آپ کو کوئی اور شخص ظاہر کرنے کے بارہ میں روز قیامت سوال تو نہیں ہوگا ؟
برائے مہربانی آپ مندرجہ بالا سوالات کا جواب ضرور دیں، کیونکہ مجھے اندر ہی اندر اللہ کا خوف کھائے جا رہا ہے، اور میں گناہ کا احساس کر رہا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان کے بارہ میں حسن ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اگر کوئی و شك و شبہ نہ پایا جاتا ہو تو مسلمان کو سلامتی و بری پر ہی محمول کیا جائے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو بہت بدگمانیوں سے بچو یقین جانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں، اور بھید نہ ٹٹولا کرو الحجرات (12).

قرآن مجید کا یہ ادب راحت و سعادت اور اطمنان کے اسباب میں سے ہے، کیونکہ بدگمانی اور سوء ظن کے نتیجہ

میں تفتیش و تلاش کی جاتی ہے، اور بعض اوقات جاسوسی تك بھی معاملہ جا پہنچتا ہے، یا پھر ایسے عمل کی طرف جو آپ کر چکے ہیں.

حالانکہ ایسا کرنا غلط ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے بیوی میں جرات پیدا ہو گی کہ وہ مخصوص امور میں دوسرے لوگوں سے بات چیت کرے، جیسا کہ آپ بیان کر چکے ہیں.

رہا مسئلہ نام تبدیل کر کے بیوی کے ساتھ بات چیت کرنا تو بذاتہ یہ گناہ نہیں، بلکہ ایسا کرنے اور اس کے نتیجہ میں جو کچھ مرتب ہوگا اس کے متعلق دیکھا جائیگا کہ اگر تو بغیر کسی دلیل اور قرائن کے اس نے سوء ظن اور بدگمانی کی بنا پر ایسا کیا ہے تو اس میں اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کی مخالفت ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے سوء ظن رکھنے سے منع فرمایا ہے.

اور پھر بیوی کو کسی گناہ کے کام میں ڈالنے کی کوشش کرنا بھی غلط ہے، چاہے بیوی کو آزمانے کے لیے ہی ایسا کیا جائے، فرض کریں اگر بیوی اس کی بات مانتی ہوئی گناہ کر بیٹھتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہو گی کہ وہ غلط کاری کرتی رہی ہے، اور اس نے اس سے قبل بھی اس گناہ کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ جب نفس کو بہلایا پھسلایا جائے اور اس کے سامنے گناہ کو مزین کر کے پیش کیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے.

اس سے یہ واضح ہوا کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا فائدہ مند نہیں ہے، بلکہ الٹا نقصاندہ ہو سکتا ہے، بیوی کو معصیت و نافرمانی پر ابھار رہا ہے، اور شك کرنے والا حقیقت حال سے واقف ہوئے بغیر ہی اپنے شك میں اضافہ کرتا رہا ہے.

اس سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ بیوی سے رابطہ رکھ کر اور اس کے پاس جا کر اس کی خیال رکھیں، اور اسے نیکی و عمل صالح کی دعوت دیں، اور ایسا عمل بتائیں جو اس کے ایمان کی زیادتی اور تقویت کا باعث ہو.

اور آپ بیوی کو اپنے گھر والوں کے قریب رہائش بنا کر دیں، یا پھر ایسی جگہ رکھیں جہاں نیك و صالح پڑوسی ہوں کیونکہ یہ چیز استقامت کا باعث ہے، اور شر و برائی سے دور رہنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے.

پھر اس سب کچھ سے بھی اہم یہ ہے کہ مال و دولت کے حصول کی کوشش میں آپ بیوی سے زیادہ عرصہ دور مت رہیں، بلکہ حسب استطاعت اپنے سفر کے عرصہ میں کمی پیدا کریں، چاہے اس کے لیے آپ کو مال زیادہ بھی خرچ کرنا پڑے، یا پھر کمائی میں کمی کریں، اور اپنی بیوی کا زیادہ خیال رکھیں، اس کی عفت و عصمت کا خیال رکھیں، اور اس کے حقوق کی ادائیگی کریں، یہ سب سے زیادہ واجب ہے.

مزید آپ سوال نمبر (13318) اور (145815) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .